کشف الغمہ کا تعارف

کتاب کشف الغمہ فی مناقب الائمہ مصنفہ عیسیٰ ابن ابی الفتح الاربلی جو اہل تشیع کی مستند اور معتبر ترین کتاب ہے اور مصنف مذکور غالی شیعہ ہے جس کے غلو فی التشیع کا نمونہ ہدیہ قارئین کرتا ہوں:۔

ومن اغرب الاشياء واعجبها انهم يقولون ان قولهٗ عليه السلام فی مرضه مروا ابابكر يصلي بالناس نص خفي في تولية الامر وتقليده امر الائمة وهو علي تقدير صحة لا يدل علٰي ذٰلك ومتٰي سمعوا حديثا في امر علي عليه السلام نقلوه عن وجهه وصرفوه عن مدلوله واخذوا في تاويله با بعد متحملا ته منكبين عن المفهوم من صريحة او طعنوا في راويه وضعفوه وان كان من اعيان رجالهم وذوی الامانة فی غير ذٰلك عندهم هذا مع كون معاوية بن ابی سفيان وعمرو بن العاص والمغيرة بن شعبة وعمران بن حطان الخارجي وغيرهم من امثالهم من رجال الحديث عندهم ورواياتهم في كتب الصحاح عند هم ثابتة عالية يقطع بها ويعمل عليها في احكام الشرع وقواعد الدين ومتٰي روی احد عن زين العابدين علي بن الحسين وعن ابنه الباقر وابنه الصادق وغيرهم من الائمة عليهم السلام نبذوا روايتهٗ واطرحوها واعرضوا عنها فلم يسمعوها وقالوا رافضي لا اعتماد علٰي مثله وان تلطفوا قالو شيعة ما لنا ولنقله مكابرة للحق وعدو لا عنهٗ ورغبة في الباطل وميلا اليه واتبا عا لقول من قال انا وجدنا آبائنا علٰي امة او لعلم راوما جرت الحال عليه اولا من الاستبداد منصب الامامة فقاموا بنصر ذٰلك محامين عنه غير مظهرين لبطلانه ولا معترفين به استنانا بحمية الجاهلية الخ○

"سب سے زیادہ عجیب وغریب یہ بات ہے کہ یہ لوگ (اہل السنۃ والجماعۃ) کہتے ہیں کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی حالت بیماری میں فرمانا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ان کی امر خلافت کیلئے اور حضور ﷺ کی امامت کی امامت وامارات کے لئے نص خفی ہے اس روایت کو اگر سچا بھی مان لیا جائے تو بھی یہ روایت خلافت پر دلالت نہیں کرتی۔اور یہ لوگ جب علی علیہ السلام کی خلافت کے بارے میں کوئی حدیث سنتے ہیں تو اس حدیث کو صحیح توجیہ سے ہٹا دیتے ہیں اور اس کے اصل معنے سے اس کو پھیر دیتے ہیں اور اس میں تاویلیں کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس کے بعید تر احتمالات کی وجہ سے اس کو صریح مفہوم سے پھیر دیتے ہیں یا اس حدیث کے راویوں پر اعتراض کرتے ہیں اگر چہ وہ راوی ان کے مشہور رواۃ میں سے ہوں اور باقی روایتوں میں ان کے نزدیک ثقہ اور امانت دار ہی کیوں نہ ہوں باوجود اس کے کہ معاویہ ابن ابی سفیان اور عمرو بن عاص ومغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور عمران بن حطان ان کے نزدیک ایک حدیث کے راوی ہیں اور ان کی روایتیں ان کے نزدیک جو صحیح کتابیں ہیں ان میں درج ہیں۔جن کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے اور شرعی احکام اور قواعد دین میں ان پر عمل کیا جاتا ہے

اور جب کوئی امام زین العابدین علی بن حسین اوران کے صاحبزادے امام محمد باقر اوران کے صاحبزادے امام جعفر صادق علیہم السلام سے روایت کرتا ہے تو اس کو پھینک دیتے ہیں اوراس سے روگردانی کرتے ہیں پس وہ نہیں سنتے اور کہتے ہیں کہ یہ راوی رافضی ہے۔ اس قسم کے راوی پر بھروسہ نہیں اوراگر مہربانی سے کام لیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ راوی شیعہ ہے اس کی روایت نقل کرنے سے ہمیں کیا واسطہ۔ یہ جو کرتے ہیں تو حق سے مقابلہ کرتے اور حق سے روگردانی کرنے اور باطل کی طرف میل ورغبت کرنے کی وجہ سے اوران لوگوں کی اتباع کرتے ہوئے جنہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آبا کو ایک طریقے پر دیکھا ہے اور ہم انہی کی پیروی کریں گے یا شاید ان لوگوں نے منصب امامت کے ساتھ ابتداء ہی میں ظلم شروع ہو جانے کو دیکھا تو اسی ظلم کی امامت کے لئے کھڑے ہوگئے ایسی حالت میں اس سے الگ رہنے والے نہیں تھے اور اس کے بطلان کو ظاہر نہیں کرتے تھے اور نہ اس کو تسلیم کرتے تھے۔ (کشف الغمۃ فی مناقب الائمۃ ص ۸۵ مطبوع دارالطباعۃ کولائی محمد حسین تہرانی سنہ ۱۲۹۴ ہجری)۔

کشف الغمہ کی گواہی

اس عبارت کے بعد کتاب کشف الغمہ کے متعلق مزید تحقیق کی ضرورت نہیں رہتی کہ اس کا مصنف سخت غالی شیعہ خلافت راشدہ کا منکر ہے اور اہل السنۃ والجماعۃ اس کے نزدیک گمراہ ہیں اوراس کا ایک ایک لفظ اہل السنۃ والجماعۃ پر آتشبازی کی مثال ہے اس دعوی کی صداقت یا کذب کے متعلق تو اہل فکر وہوش خود ہی فیصلہ کریں گے۔ اس موقع پر اسی کتاب کے چند حوالے جو حضرت امام عالی مقام زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے صاحبزادے امام عالی مقام سیدنا محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مروی ہیں۔ تو اس توقع کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ مدعیان محبت وولا تو کسی صورت میں بھی ان کی روایات کو رد نہ فرمائیں گے اور نہ پھینکیں گے اور نہ ہی ان سے روگردانی فرمائیں گے بلکہ سنیں گے اور سن کر ایمان لائیں گے۔ ذرا باادب ہو کر سنئے !!

وقدم علیه نفر من اهل العراق فقالوا فی ابی بکر و عمر و عثمان رضی الله تعالیٰ عنهم فلما فرغوا من کلامهم قال لهم الاتخبرونی انتم المهاجرون الاولون الذین اخرجوا من دیارهم واموالهم یبتغون فضلا من الله ورضوانا وینصرون الله ورسولهٗ اولٰئك هم الصادقون قالوا لا قال فانتم الذین تبوءوا الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم ولا یجدون فی صدورهم حاجة مما اوتوا ویؤثرون علیٰ انفسهم ولو کان بهم خصاصة قالوا لا قال اما انتم قد تبرا تم ان تکونوا من احد هذین الفریقین وانا اشهد انکم لستم من الذین قال الله فیهم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا اخرجوا عنی فعل الله بکم ۱۲

اور امام زین العابدین کی خدمت اقدس میں عراقیوں کا ایک گروہ حاضر ہوا۔ آتے ہی (حضرت) ابوبکر (حضرت) عمر (حضرت) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں بکواس بکنا شروع کر دیا۔ جب چپ

ہوئے تو امام عالی مقام نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ تم وہ مہاجرین اولین ہو جو اپنے گھروں اور مالوں سے ایسی حالت میں نکالے گئے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہنے والے تھے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد و اعانت کرتے تھے اور وہی سچے تھے تو عراقی کہنے لگا کہ ہم وہ نہیں، امام عالی مقام نے فرمایا کہ پھر تم وہ لوگ ہو گے جنہوں نے اپنے گھر بار اور ایمان ان مہاجروں کے آنے سے پہلے تیار کیا ہوا تھا ایسی حالت میں کہ وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں کو دل سے چاہتے تھے اور جو کچھ مال و متاع مہاجرین کو دیا گیا تھا اس کے متعلق اپنے دلوں میں کسی قسم کا حسد یا بغض اور کینہ محسوس نہ کرتے تھے اگرچہ وہ خود حاجت مند تھے مگر (پھر بھی) مہاجرین کو اپنے پر ترجیح دیتے تھے؟ تو اہل عراق کہنے لگے کہ ہم وہ بھی نہیں ہیں۔ امام عالی مقام نے فرمایا کہ تم اپنے اقرار سے ان دونوں جماعتوں (مہاجرین و انصار) میں سے ہونے کی براۃ کر چکے ہو اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تم ان مسلمانوں میں سے بھی نہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اور وہ مسلمان لوگ جو مہاجرین و انصار کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ سبقت لے چکے ہیں اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کھوٹ، بغض اور کینہ حسد یا عداوت نہ ڈال"۔ (یہ فرما کر امام عالی مقام نے فرمایا) میرے یہاں سے نکل جاؤ۔ اللہ تمہیں ہلاک کرے۔ (آمین ثم آمین)۔ (کشف الغمہ ص ۱۹۹ مطبوعہ ایران)

ایک اور معتبر گواہ

کتاب ناسخ التواریخ جلد ۲۔ کتاب احوال امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۵۹۰ سطر نمبر ۱۳ پر امام الساجدین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی بھی ملاحظہ فرمالیں اور الولد سر لابیہ (الحدیث) پر حق الیقین کریں۔

طائفہ از حد معارف کوفہ بازید بیعت کردہ بودند درخد متش حضور یافتہ گفتندر حمک اللہ درحق ابی بکر (الصدق) وعمر چہ گوئی؟ فرمودہ دربارتہ ایشان جز بخیر سخن نکنم وزاھل خودنیزدر حق ایشان جز سخن خیر نشنید ہ ام وایں سخنان منافی آں روایتے است کہ از عبداللہ بن العلا مسطور افتاد بالجملہ زید فرمودایشان برکسے ظلم و ستم نراندند وبکتاب خداوسنت رسول کار کردند...

یعنی کوفہ کے مشہور ترین لوگوں کے ایک گروہ نے جس نے حضرت زید ابن زین العابدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بیعت کی ہوئی تھی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اللہ آپ پر رحمت کرے۔ ابوبکر صدیق اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ان کے حق میں سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ کہنے کے لئے تیار نہیں اور اپنے خاندان سے بھی ان کے حق میں سوائے خیر کے میں نے کچھ نہیں سنا۔ (صاحب ناسخ التواریخ کہتے ہیں) عبداللہ بن علا سے جو روایت کی

جاتی ہے۔ امام کا یہ فرمان اس روایت کے سراسر خلاف ہے حاصل یہ ہے کہ حضرت زید بن علی نے فرمایا کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کسی پر بھی ظلم وستم نہیں کیا اور اللہ کی کتاب اور سنت رسول ﷺ پر کاربند ہے۔